

شام کی زمین اور فضاؤں میں اسرائیلی وجود کی تباہ کن کاروائیاں ایک ایسا سانحہ ہے جس پر خلافت کی عدم موجودگی کے سوگ کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے

(عربی سے ترجمہ)

ولایہ شام میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن استاد ناصر شیخ عبدالحی کی تحریر

بدھ، دسمبر 18، 2024ء

اتوار 8 دسمبر 2024ء کو بشار الاسد، جو اس دور کے سفاک ترین ظالموں میں سے ایک تھا، انقلابیوں اور مجاہدین نے اسے اکھاڑ پھینکا، باوجود اس کے کہ امریکہ نے گزشتہ چودہ سالوں میں اس کو خوب حمایت فراہم کر رکھی تھی۔ یہ بات بہر حال اس اہم یاد دہانی کے ساتھ ہے کہ ایک ظالم کے زوال کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے ظلم پر مبنی نظام حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ انقلاب کے تمام بنیادی مقاصد، جن میں سابقہ نظام کا خاتمہ، غیر ملکی کافر طاقتوں کے اثر سے آزادی، اور اسلام کے نفاذ پر مبنی حکمرانی کا قیام شامل ہے، جو ابھی تک مکمل طور پر حاصل نہیں کیے جاسکے۔ یہ حالات امریکہ اور اس کے علاقائی ذرائع کی ان کوششوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سامنے آئے ہیں، جو انقلاب کو اس کے حقیقی مقاصد سے محروم کرنے، مجاہدین کی قربانیوں کو بے اثر کرنے، اور ظاہری و بناوٹی تبدیلیوں کے ذریعے ہمیں اسی سابقہ حالت میں واپس لے جانے کے لیے سرگرم ہیں۔ وہ مغربی طرز کی خصوصیات کے ساتھ ایک نئی سیکولر قومی حکومت مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو "سول، جمہوری ریاست" اور "ادبشت گردی کے خلاف جنگ" جیسے نعروں کی بنیاد پر استوار ہو۔ اور معاشرے کے تمام طبقات کو حکمرانی میں شامل کرنے کی کوشش، جس میں سابقہ حکومت کے حامی اور معاونین بھی شامل ہیں، یہ ایک چال ہو سکتی ہے۔ خبردار رہیں اور محتاط رہیں! جب تک اسلام کی حکمرانی قائم نہیں ہوتی، حکومت کا حقیقی خاتمہ ممکن نہیں، چاہے اس کی شکل، چہرے، یا ڈھانچہ کتنی ہی بار تبدیل کر دیا جائے۔

امریکہ کی قیادت میں انقلاب کے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ اقتدار اس انداز میں منتقل ہو جو بظاہر انقلاب کی کامیابی کا تاثر دے، لیکن حقیقت میں یہ صرف ایک سمجھوتہ ہوگا۔ امریکہ خوف و ہراس کی حالت میں ہے، اسے ڈر ہے کہ معاملات قابو سے باہر ہو جائیں گے، اور یہ کہ مخلص لوگ اقتدار میں آجائیں گے۔ اس کا اس سے بہتر کوئی ثبوت نہیں ہے کہ امریکہ اپنے وزیر خارجہ بلنکن کے ذریعے متحرک ہے اور خطے میں اس کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں، ملاقاتیں، اور سوئے ہوئے دیو کے جاگنے (اسلامی نظام خلافت کے قیام) کے خوف سے امریکی ایجنٹوں کو معاملات پر گفت و شنید کے لیے متحرک کر رہا ہے۔ یہ بات مفروضہ ہے بشار الاسد اور یہودی وجود کے درمیان انقلاب کے آغاز سے لے کر اب تک کے نتائج کے خوف سے انقلاب کے خلاف سازشیں کرنے اور اس تحریک کے شعلوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے جاری ہم آہنگی کو یاد کرتے ہوئے کہی جا رہی ہے۔ اس خوف کے ماحول میں، ہم یہودی وجود کی جانب سے موجودہ حالات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکی منظوری کے ساتھ کیے گئے جارحانہ فضائی حملوں کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ اب ہم اس کے غرور اور شام کی تنصیبات کو مسلسل نشانہ بنانے، فوجی اڈوں، بیرکوں، ہتھیاروں کے ذخائر، طیارہ شکن نظام، اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں پر حملوں کی حکمت عملی کو سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح، شام میں ہونے والی پیش رفت کے تناظر میں یہودی وجود کی سکیورٹی کابینہ کی سرگرمی اور مختصر عرصے میں اس کے بار بار ہونے والے غیر معمولی اجلاسوں کی وجہ بھی واضح ہوتی ہے۔

جابر بشار کے زوال کے بعد سے یہودی وجود کے گروہ شام کی سرزمین میں پھیل رہے ہیں اور وہ نئی پوزیشنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس کے طیارے شام پر حملہ کر رہے ہیں، نفرت انگیز فضائی حملوں کے ذریعے متعدد شہروں، قصبوں اور فوجی مقامات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، یہاں تک کہ وہ مشرقی شام کے دیر الزور شہر تک پہنچ گئے ہیں۔ ان حملوں میں ہتھیاروں کے ڈپو، وسطی اور جنوبی علاقوں میں ایئر ڈیفنس بٹالین، فوجی سائنسی تحقیقی مراکز اور فوجی ہوائی اڈوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جن میں دمشق کے دیہی علاقوں میں میزہ فوجی ہوائی اڈہ بھی شامل ہے۔ یہودی وجود کے نشریاتی ادارے کی تفصیلات کے مطابق بمباری میں دارالحکومت کے سکیورٹی

اسکوار کو نشانہ بنایا گیا جہاں سے کیمیائی ہتھیاروں اور بیلسٹک میزائل پروگراموں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان بم دھماکوں میں دارالحکومت کے آس پاس کے فوجی مقامات، کفر قصبے کے آس پاس کے مقامات، سویڈا میں خلخہ ہوائی اڈے اور دارالحکومت کے وسط میں ماؤنٹ کاسیون کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ دمشق کے مشرق میں سولہویں رجمنٹ، دو فوجی بیرکوں، فور تھ ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر، ریڈار ٹائلین اور دمشق کے دیہی علاقوں میں الد میر فوجی ہوائی اڈے اور طرطوس اور لاطیہ کے دیہی علاقوں میں فوجی مقامات پر فضائی حملے کیے گئے ہیں۔

یہودی وجود نے ان حملوں کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد "اپنی سلامتی کو بڑھانا اور کیمیائی ہتھیاروں جیسے جدید ہتھیاروں کو دہشت گرد گروہوں کے ہاتھوں میں جانے سے روکنا ہے!"

یہودی فوج نے منگل 10 دسمبر 2024ء کو انکشاف کیا کہ اس نے "شام کی تقریباً 80 فیصد فوجی صلاحیتوں کے خلاف فضائی حملے کیے۔ جنوبی شام میں اس کی پیشرفت دارالحکومت کے جنوب مغرب میں تقریباً 25 کلومیٹر تک پہنچ چکی تھی، اور نقشوں سے پتہ چلتا ہے کہ کوہ ہرمون کی چوٹی، اور غیر فوجی زون کے اندر متعدد دیہات اور قصبوں پر اس کا کنٹرول ہو چکا ہے، جو شام کے اندر 18 کلومیٹر تک واقع ہے۔ یہودی ریڈیو کا کہنا ہے کہ "350 جنگجوؤں نے دمشق سے طرطوس تک کے مقامات پر حملہ کیا اور درجنوں طیارے، فوجی اڈے، فضائی دفاعی نظام اور ہتھیاروں کے ڈپو تباہ کر دیے ہیں۔ نینن یاہونے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ حکومت ایران کو شام میں اپنی موجودگی دوبارہ قائم کرنے کی اجازت دیتی ہے، یا حزب اللہ کو ایرانی ہتھیاروں، یا کسی دوسرے ہتھیار کی منتقلی کی اجازت دیتی ہے، یا اگر وہ ہم پر حملہ کرتی ہے تو ہم اس کا بھرپور جواب دیں گے۔ ہم اسے بھاری قیمت ادا کرنے پر مجبور کریں گے۔ اور جو کچھ سابقہ حکومت کے ساتھ ہوا، وہی اس حکومت کے ساتھ بھی ہوگا۔"

دریں اثنا، "اسرائیلی" وزیر دفاع، ایرائیل کاٹزن نے کہا کہ ان کے بحری میزائلوں نے شام کے جنگی بیڑے کو تباہ کر دیا ہے، اس نے مزید کہا کہ ان کی افواج شام اور گولان کی پہاڑیوں کے درمیان بفر زون میں تعینات ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے جنوبی شام میں ایک "خالص دفاعی زون" کے قیام کا حکم دیا ہے جس

میں ان کی مستقل موجودگی نہیں ہے تاکہ "اسرائیل" کو درپیش دہشت گردی کے خطرے کو روکا جاسکے۔ نیتن یاہو، نے 8 دسمبر 2024ء کو شام کے ساتھ 1974ء میں دستخط کیے گئے "انخلا" معاہدے کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہودی وجود کے زیر قبضہ اور شامی گولان کی پہاڑیوں سے الحاق شدہ حصہ ہمیشہ "اسرائیلی" رہے گا۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے اپنی فوج کو شام کے ساتھ بفر زون اور اس سے ملحقہ اہم مقامات پر قبضہ کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ "ہم کسی بھی دشمن قوت کو اپنی سرحدوں پر مضبوطی سے قائم ہونے کی اجازت نہیں دیں گے"، امریکی وزیر خارجہ بلنکن کے اس دعوے کے مطابق کہ "اسرائیل" کو اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے۔ پیڈرسن نے بیرونی طاقتوں پر زور دیا کہ وہ "اسد کے خاتمے کے بعد سابقہ اداروں کو زوال سے بچانے کی کوشش کریں!"

جی ہاں، یہی وہ یہودی وجود ہے جو امریکی حمایت کی بھرپور پشت پناہی کے ساتھ غزہ اور شام پر گولوں اور فضائی میزائلوں کی بارش کر رہا ہے۔ یہ تباہی اس وقت مچا رہا ہے جب اسے روکنے والا اور اس کے سینگ ٹوڑنے والا کوئی موجود نہیں۔ یہودی وجود ایک نفرت انگیز جرم کا ارتکاب کر رہا ہے، شام میں تمام اسٹریٹجک ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے لئے انہیں نشانہ بنا رہا ہے، اس خوف سے کہ یہ ہتھیار ان لوگوں تک پہنچ سکتے ہیں جو انہیں اس کے خلاف استعمال کریں گے۔ اس کا ہدف یہ ہے کہ شام مفلوج اور برباد ہو جائے تاکہ یہودی وجود کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے یا اسے دھمکانے کے امکانات نہ رہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ مستقبل کا شام ہتھیاروں کے بغیر ایک کمزور، تابعدار اور ذلت آمیز ریاست بن جائے، تاکہ وہ کسی بھی چیز کا مقابلہ نہ کر سکے، جبکہ شیطانی وجود مستقبل کے مذاکرات کے لئے نئی ریڈ لائن قائم کرنے کے مرحلے میں جانا چاہتا ہے۔ یہودی وجود اور مغرب کے لیے سب سے اہم یہ ہے کہ مسلم ممالک غیر مسلح، کمزور اور کسی بھی موثر جنگی ہتھیار سے محروم رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر عالمی حلقوں سے باہر کوئی مخلص گروہ اقتدار میں آتا بھی ہے تو وہ یہودی وجود کے ساتھ جنگ میں کوئی حقیقی فرق پیدا کرنے سے قاصر رہے گا۔

تاہم، یہ نفرت انگیز تباہی ان قبروں کے مکینوں کی خاموش رضامندی سے جڑی ہوئی ہے، جو ظالم اسد کے کھنڈرات پر قیادت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے شکایت کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، اور اس یقین دہانی کا اعلان کرتے ہیں کہ مستقبل میں کسی بیرونی جنگ کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ الجولانی نے حال ہی میں اعلان کیا، "ہم اسرائیل کے ساتھ کسی تصادم میں شامل ہونے والے نہیں ہیں۔ ہمیں ایرانی معاشرے سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم نے روسیوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ شامی عوام کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کریں۔ ہم مغربی سفارت خانوں کے ساتھ رابطے میں ہیں اور دمشق میں برطانیہ کی نمائندگی کی بحالی پر بات چیت کر رہے ہیں!"

عالمی غلبہ کے ساتھ یہودیوں کا غرور جو غرہ، الشام اور دیگر مقامات پر نظر آتا ہے، اس کا مقابلہ چاپلوسی، نرمی، خوشامد، شرائط قبول کرنے، درخواستوں اور بیانات، عالمی طاقتوں کے سامنے جھکنے، یقین دہانی کے پیغامات دینے یا ظالموں پر سہارا لینے سے نہیں کیا جاسکتا، چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بجائے، ایک مضبوط نظریاتی موقف کی ضرورت ہے جو دین سے جڑا ہوا ہو، جس میں ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہوں۔ تاکہ ہم وہی موقف اپنائیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمارے ساتھ ہوں اور ہمیں اس امت اور اس کے عوامی پلیٹ فارم کے ساتھ عزت بخشیں۔ ہم سب نے امت کے جذبات، اسلام سے لبریز دل، جہاد کے جذبے کی جڑیں اور امت میں غرہ کی حمایت اور قبلہ اول اور تیسری مقدس مسجد کو آزاد کرانے کی خواہش کو دیکھا ہے۔

ہم ان آزاد انقلابیوں اور مجاہدین کو پکارتے ہیں جنہوں نے انتہائی شاندار بہادری اور عظیم کارناموں کو قلمبند کرنے کے بعد شام کے جابر کا تختہ الٹ دیا۔ ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آئین کی باقیات اور ظالم کے نظام کو جاری رکھنے کی ہر گز اجازت نہ دیں۔ ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے حکم کا کوئی متبادل قبول نہ کریں تاکہ وہ اس شخص کی طرح نہ ہوں جس نے مضبوط دھاگے کو ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے موقف پر قائم رہیں اور اسلامی ریاست کے قیام کی طرف بڑھیں تاکہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور

صحبت کے مستحق ہوں اور نفع کی اس نعمت کے شکر گزار ہوں جس سے اس نے ہمیں نوازا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہماری تعریف اور شکر یہی ہے کہ اس کے شرعی قانون کو نافذ کیا جائے اور مجرمانہ، ناکارہ سیکولر حکومت کے کھنڈرات پر اسلامی ریاست کو قائم کیا جائے۔ تب یہودیوں اور اس کے پشت پناہ، کفار اور مجرموں کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑائی اور حملہ کسے کہتے ہیں۔ اس کے بعد ہم صحیح معنوں میں یہودیوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تنبیہ کا اطلاق کریں گے، ﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا﴾ "پھر جب دوسرے (وعدے) کا وقت آیا (تو ہم نے پھر بندے بھیجے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑیں اور جس طرح وہ پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح پھر اس میں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اُسے تباہ کر دیں" [سورۃ الاسراء: 7: 17]۔